کو مقید نہیں کیا۔

ڈاکٹر حسن الزمان کی رائے میں اسلام کے معاشی نظام کا مابہ الامتیاز وصف، عدل و قسط ہے۔ افراط زر، معیشت کو جس قسم کے ظلم اور ناانصافی سے دوچار کر دیتا ہے، اشاریہ بندی، اس کا علاج کرنے کے بجائے اسے مزید بڑھا دیتی ہے۔ ناانصافی کا تدارک افراط زر کو کنٹرول کرنے سے ہی ہو سکتا ہے۔ اسلامی نظام معیشت میں اس عفریت پر قابو پانے کی بدرجہ اتم صلاحیت موجود ہے جبکہ عہد حاضر کے جملہ مادہ پرستانہ معاشی نظام، اسے بے لگام ہونے سے روکنے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

طباعت کا معیار عمدہ ہے۔ تاہم چند مقامات پر پروف کی غلطیاں کھٹکتی ہیں۔ ص ۴۲ پر سورۃ البقرہ کی آیت کا نمبر ۲۷۹ ہے نہ کہ ۲۸۱۔ ص ۸۹ پر Fried man کی کتاب کا نام، Can Inflation Cut Inflaction's Toll لکھا گیا ہے جبکہ ص ۸۷ اور ۸۸ پر Can Indexation Cut Inflation's Toll درج ہے۔ اس کی تصحیح کی ضرورت ہے۔ (عبدالحمید ڈار)

لمحوں کا قرض، زاہد منیر عامر۔ ناشر مطبوعات، ۵۹۲۔ نیلم بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور۔ صفحات: ۱۸۳۔ قیمت: ۱۰۰ روپے۔

آج کی نئی نسل، خصوصاً کالج اور یونی ورسٹیوں کی تعلیم سے، حال ہی میں فارغ ہونے والے طلبا و طالبات کو، زمینی حقائق کے ساتھ ساتھ گوناگوں ذہنی و جذباتی اور معاشی و معاشرتی مسائل کا سامنا ہے۔ تنہائی اور فارغ اوقات، داخلی جذبات، ذہنی اضطراب، گروہی وابستگیاں، دوستیوں کے دائرے، جذبہ عشق کی جہات، آرزوئیں اور تمنائیں، ظاہر پرستی کے تقاضے غرض گوناگوں، مختلف اور بسااوقات متضاد کیفیتوں کے نوجوان ایک کش مکش اور کشاکش کا شکار ہیں۔ زیر نظر کتاب کے نوجوان مصنف نے نوجوانوں کے ایسے ہی بنیادی مسائل پر بالغ نظری سے اور ایک کہنہ مشق ادیب کے اسلوب میں کلام کیا ہے۔ انھوں نے نوجوانوں کی ذہنی الجھنوں اور اضطراب کو دور کرنے کے لیے نصیحت آموز باتیں ایسی عمدگی اور حکمت سے کی ہیں کہ ان سے قاری کو سوچ اور عمل کا ایک رابطہ ملتا ہے۔ زاہد منیر عامر کو موجودہ تعلیم کے تین نظاموں (دینی مدرسوں، ٹیکنیکل اداروں اور عمومی کالجوں) میں زیر تعلیم رہنے کا موقع ملا۔ اس وسیع مشاہدے اور تجربے نے مصنف پر بہت سی حقیقتیں منکشف کی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ: "میں نے اپنی طالب علمانہ زندگی کے مشاہدے اور تجربے کو اپنے اوپر ایک قرض محسوس کیا اور اس کتاب میں اسے لوا کرنے کی سعی کی ہے"۔

زاہد منیر کا انداز فکر مثبت، تعمیری اور دانش ورانہ ہے۔ اصل میں یہ کتاب نوجوان نسل سے ایک مکالمہ ہے جس کے معنی خیز مطالب کا مطالعہ کرتے ہوئے نوجوان قاری یہ سوچنے پر مجبور ہو گا کہ زندگی کسی نصب

العین کے بغیر بے معنی ہے۔ مصنف نے نوجوانوں کو زندگی میں لا-حنیت کا خلا پر کرنے کا راستہ دکھانے کی کوشش کی ہے۔ خوش گفتاری پر مشتمل یہ مجموعہ مضامین، نوجوان عزیزوں کو پیش کرنے کے لیے ایک مناسب تحفہ ہے۔ (د - ہ)

An Introduction to Islamic Economics [اسلامی معاشیات: ایک تعارف]، محمد اکرم خان۔ ناشر: انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک تھاٹ اور انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، مرکز ایف/۷، اسلام آباد۔ صفحات: ۱۵۸۔ قیمت: مجلد ۲۲۵، غیر مجلد ۱۷۵ روپے۔

بلاشبہ انسان کی شان امتیاز اس کا اشرف المخلوقات ہونا ہے مگر اس کی انسانیت میں اس وقت تک حقیقی شان پیدا نہیں ہو سکتی جب تک اسے الہی ہدایت سے مربوط نہ کیا جائے۔ یہ ہدایت ایک مستحکم، عقلی، منصفانہ اور مصفیٰ نظام پر مشتمل ہے جس کی بنیاد قرآن اور نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہے۔ آپؐ نے انسان کو دنیوی اور اخروی زندگی کے لیے عدل، ذمہ داری اور خدا ترسی کا درس دیا ہے۔ معیشت سے متعلق انسانی زندگی کا یہ اہم پہلو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا۔

زیر نظر کتاب میں جناب محمد اکرم خان نے ٹھوس اور پیشہ ورانہ انداز میں انسان کے معاشی مسئلے پر اسلامی رہنمائی کو پیش کیا ہے۔ سات ابواب پر مشتمل اس دستاویز میں اسلامی معاشیات کا جائزہ، اس کی نوعیت، اس کا طریق نفاذ، مستقبل کی تحدیات (challenges) کا ادراک اور اس کا جواب پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جناب مصنف علم معاشیات میں مہارت رکھتے ہیں۔ اس سے قبل انھوں نے اسلامی معاشیات پر قابل قدر تحقیقی مقالات تحریر کیے ہیں۔ اس کتاب میں وہ لکھتے ہیں: "ہمیں پختہ یقین ہے کہ انسانیت کا مستقبل اسلام کے معاشی تصورات سے وابستہ ہے۔ انسان کے معاشی مسائل کے بارے میں اس کا نقطہ نظر بڑی انفرادی شان کا حامل ہے۔ اس حوالے سے گہرا اور سنجیدہ مطالعہ، ہم عصر معاشرے ہی کے لیے نہیں بلکہ مستقبل میں بھی انسانی کرب و الم کا شافی جواب دے سکتا ہے" (ص ۸۵-۸۶)۔

عصر حاضر میں اسلامی فکریات کو جس چیلنج کا سب سے بڑھ کر سامنا ہے، ان میں سے سرفہرست اسلامی معاشیات اور غیر سودی معیشت کی صورت گری اور نفاذ ہے۔ ہماری نئی نسل کے بہترین دماغوں کو اس میدان میں اترنا اور ایمان و فن کی پختگی کے ساتھ جواب دینے کے لیے اپنی صلاحیتوں کو لگانا اور کھپانا چاہیے۔ یہ کتاب اہل فن کی ضروریات پورا کرتی ہے۔ ان افراد کے لیے جو انگریزی نہیں جانتے، اس کے اردو ترجمے کی ضرورت ہے۔ کتاب کا دیباچہ پروفیسر خورشید احمد نے تحریر کیا ہے۔ آخر میں کتابیات اور اشاریہ بھی شامل ہے۔ (س - م - خ)